عدالت اور آپ کا بچہ

جب ماں اور باپ علیحدہ ہو جاتے ہیں

آسان الفاظ اور تصاویر

wake smith
Incorporating Benson Clegg
Solicitors

Barristers at BankHouse

لوگ

یہ وہ لوگ ہیں جو اِس کتابچے میں دکھائے گئے ہیں

باپ

ماں

باپ کا وکیل

بچہ

بیرسٹر

ماں کا وکیل

ماں کی بہن

ماں کی دوست

ثالث

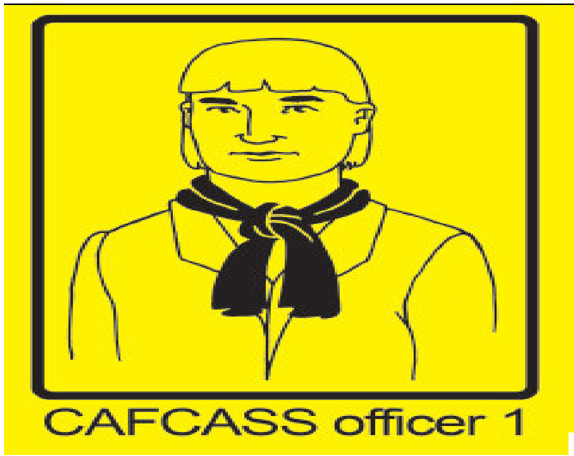

کیفکس آفیسر2

کیفکس افسر 1

بچے کے دادا

عبارت

1- جب دو افراد کے بچے ہوتے ہیں اور ایک کنبہ بن جاتا ہے وہ بحیثیت والدین اکثر اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور اپنے بچوں کے پرورش کرتے ہیں۔

2- جب میاں بیوی ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں، وہ ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے یا ایک دوسرے کا مزید خیال نہیں رکھ سکتے تو ایسی صورت میں انہوں نے فیصلہ کرنا ہوگا کہ ان کے بچے کہاں رہیں گے۔

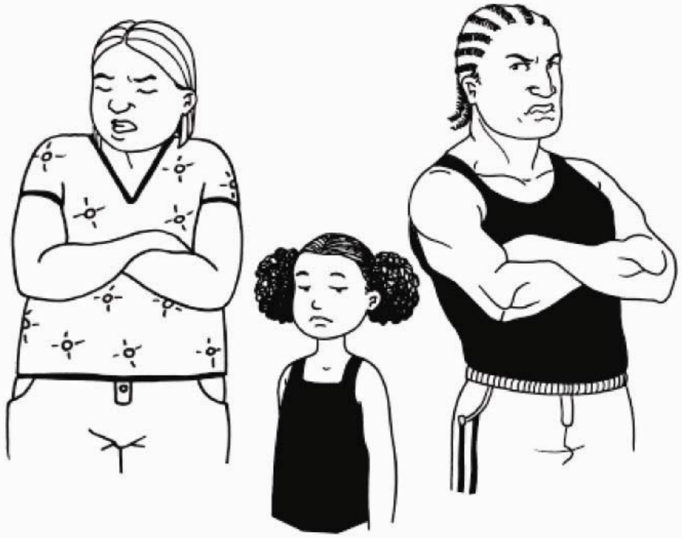

3. بعض والدین یہ فیصلے کر سکتے ہیں کہ ان کے بچے کس کے پاس رہیں گے اور کتنا وقت والد یا والدہ میں‌سے دوسرے کے پاس گزاریں گے۔

4۔ ہم بعض اوقات رہنے کے انتظامات کو رہائش کہتے ہیں اور وقت گزارنے کے انتظامات کو رابطہ کہتے ہیں۔

5- بعض اوقات والدین ان فیصلوں سے متفق نہیں ہو تے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ علیحدگی کے بعد ایک دوسرے سے بہتر رابطہ نہیں رکھنا چاہتے ہوں۔

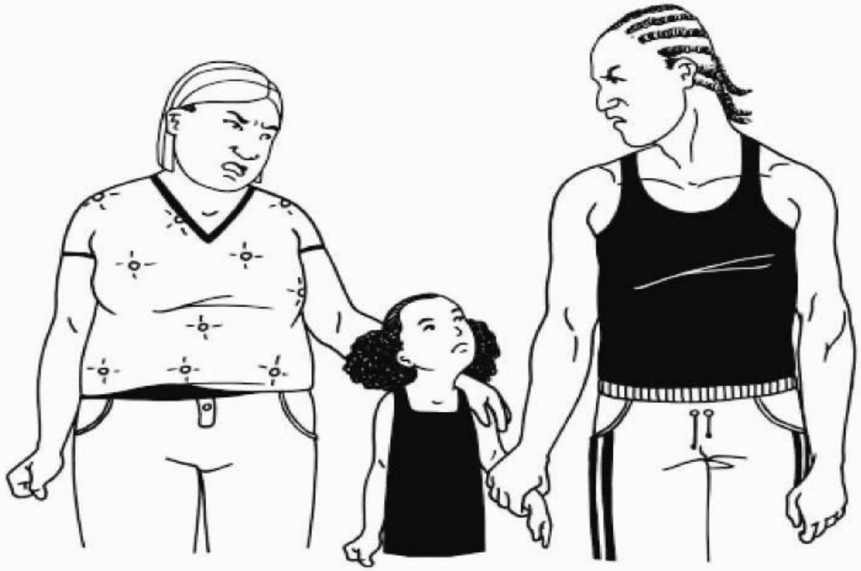

6- ہو سکتا ہے کہ گھر کے بعض افراد ان انتظامات کو ترتیب دینے میں مدد کر سکتے ہوں ۔خاندان کے دوسرے افراد چاہیں گے کہ بچوں کے ساتھ ملاقات کا سلسلہ جاری رہے۔

7-. بعض اوقات والدین بچوں کے حوالے سے فیصلے کرنے کے لیے کسی ثالث کی مدد حاصل کرتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب والدین ثالث سے ملاقات کرنے پر متفق ہوں اور مل کر ایسا مشترکہ فیصلہ کرنے کی کوشش کریں جو ان کے بچوں کے لیے بہتر ہو۔ انہیں ثالث کے ساتھ بچوں کے انتظامات کے حوالے سے اپنی پریشانیاں زیر بحث لانی چاہیئیں۔

8. کچھ والدین کو یہ فیصلہ کرنے کے لیے عدالت جانا پڑتا ہے اور بعض اوقات جج کو والدین کی باتیں سننا پڑتی ہیں اور فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کی پرورش کی ذمہ داری کی تقسیم کس طرح کرنی چاہیے۔

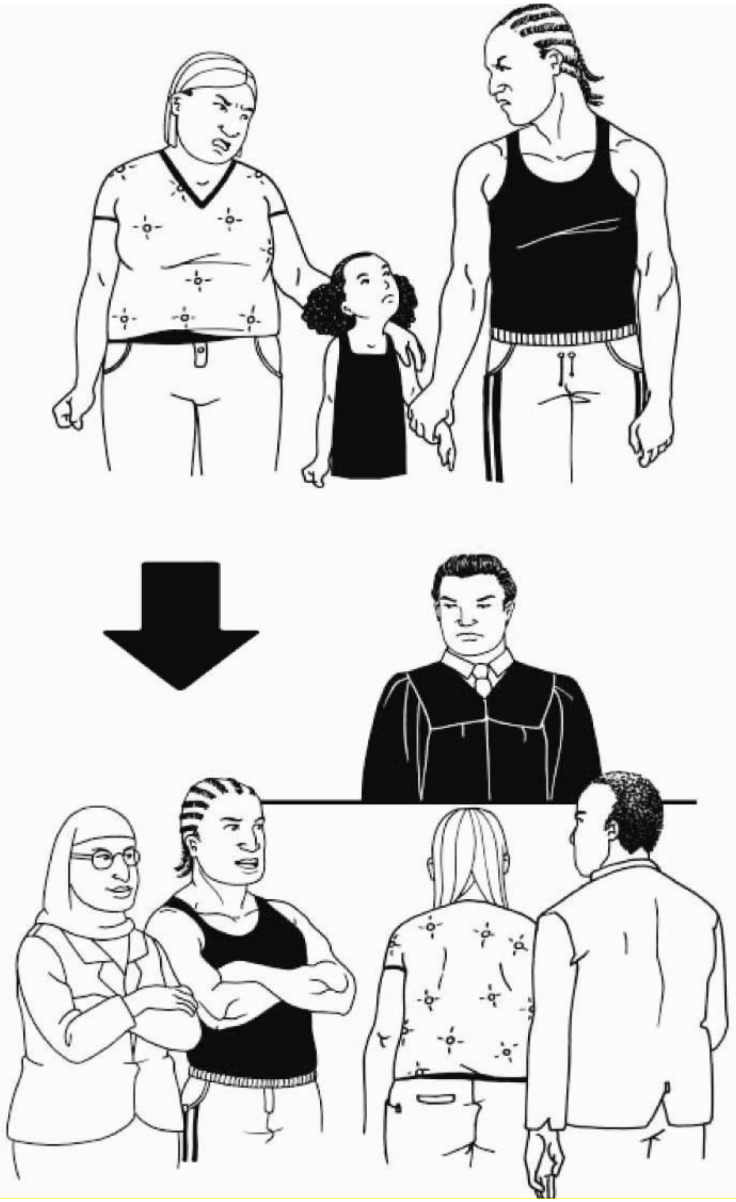

9. وہ والدین جو عدالت جانا چاہتے ہیں، وہ وکیل کی مدد لے سکتے ہیں۔اگر آپ وکیل کی مدد حاصل نہیں کرتے لیکن اس کے مشورے آپ کے لیے مددگار ہوں گے کہ عدالت میں کیا رونما ہوگا۔

10. وکیل تلاش کرنا بہت آسان ہے۔ زرد صفحات**Yellow Pages** میں ان کے نام درج ہوتے ہیں یا آپ محکمہ مشاورت برائے عوام (**citizen advice bureau**) سے بھی رجوع کر سکتے ہیں۔

11. عدالت میں درخواست دائر کرنی ہوگی ۔ درخواست اس لیے دائر کرنی ہوتی ہے تاکہ بتا سکیں کہ آپ بچوں کے بارے میں کیا کچھ سوچتے ہیں اور آپ بچوں کے بارے میں ایسا کیوں‌چاہتے ہیں۔ عام طور پر والدین میں‌سے کوئی ایک درخواست دائر کرتا ہے اور وہ اپنے مسئلہ کے بارے میں بتاتا ہے۔ایسی صورت میں ماں اور باپ دونوں عدالت جائیں گے۔

12. بعد ازاں جب عدالت درخواست موصول کر لیتی ہے تو ایک تاریخ مقرر کی جاتی ہے کہ دونوں میاں بیوی عدالت میں آئیں اور معاملات کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ عدالت میں وکیل کے ہمراہ جائیں گے اور آپ کسی کو اپنی مدد کے لیے لے جا سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے کسی دوست یا معاون کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اورانھیں عدالت میں نہیں جا نے دیا جاتاتو جب آپ جج سے ملنے جا رہے ہوں تو ان سے درخواست کریں کہ آپ کے دوست یا معاون کو بھی اندر جانے دیا جائے۔

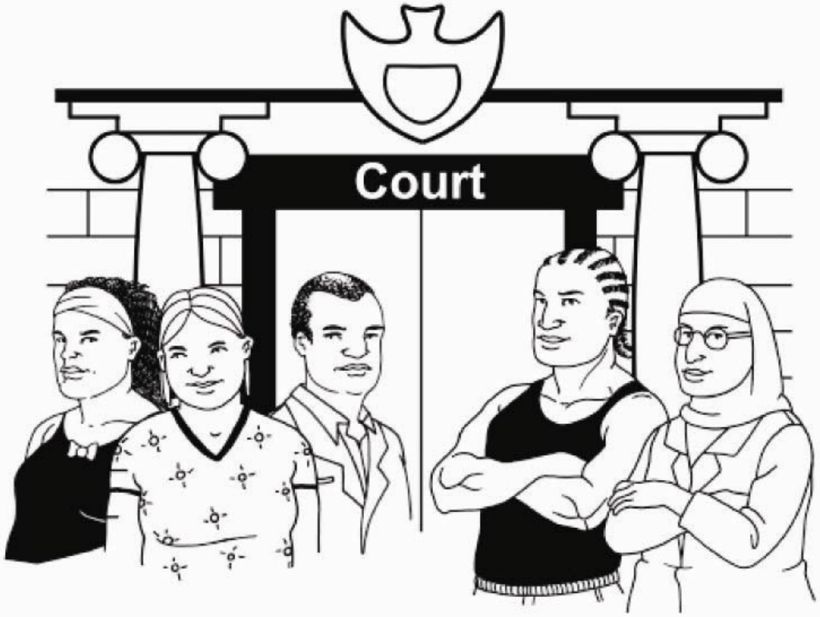

13۔ جب آپ پہلی دفعہ عدالت جائیں گے تو شاید پہلے کیفکیس آفیسر(CAFCASS Officer)کو ملیں گے۔ یہ شخص والدین میں سے دونوں کی بات سنے گا کہ ان کے بچوں کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ کیفکیس آفیسرCAFCASS Officer والدین کوشاید کچھ تجاویز دے گا جن پر انہوں نے عمل کرنا ہے۔

جب آپ اس آفیسر سے ملیں تو والدین میں سے کسی ایک کا دوسرے سے ملنا ضروری نہیں ہے لیکن بعض اوقات یہ مفید ہوتا ہے اگروالدین ، دونوںمذکورہ آفیسرکے ہمراہ ان امور پر ایک ہی کمرے میں بات کرلیں۔ کیفکیس آفیسر(CAFCASS Officer) فیصلے نہیں کرتا۔

**14.	دوسرے کمرے میں ایک جج بھی ہوگا جو یہ جاننا چاہے گا کہ یہ دونوں فریق (والدین) کیامطالبہ کررہے ہیں اور کیفکیس آفیسر(CAFCASS Officer) نے جو کچھ والدین سے سنا ہے ،جج اس سلسلے میں سماعت کرے گا ۔ جج کچھ تجاویز بھی دے گا، جن پر اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے عمل کرنا ضروری ہوگا۔**

15. اگر ماں اور باپ ایک سمجھوتہ کر سکتے ہیں، تو جج اس سمجھوتے پر عملدرآمد کرانے کے لیے ایک حکم نامہ جاری کرے گا ۔اگر ماں اور باپ حکمنامہ کا اجراءنہیں چاہتے اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی حکمنامے کے بغیر انتظامات کر سکتے ہیں تو شاید جج متفق جائے اور حکمنامہ جاری نہ کرے۔

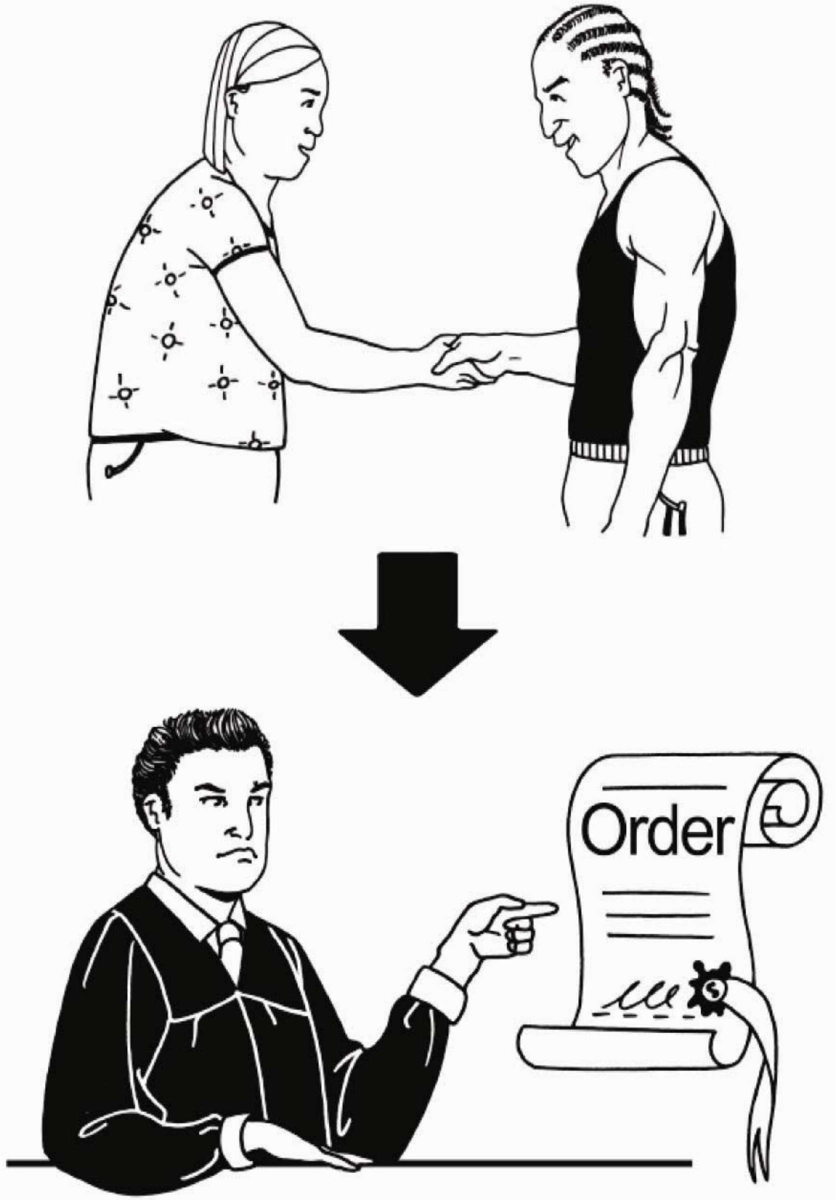

16۔ اگر ماں اور باپ اپنے بچوں کے لیے جوچاہتے ہیں، اس پر اب بھی باہم متفق نہیں تو (CAFCASS Officer) ماں اور باپ کی تفصیل لکھے گا، اور کسی دوسرے (CAFCASS Officer) کا بندوبست کرے گا جو ماں باپ اور بچوں سے ملاقات کرے۔

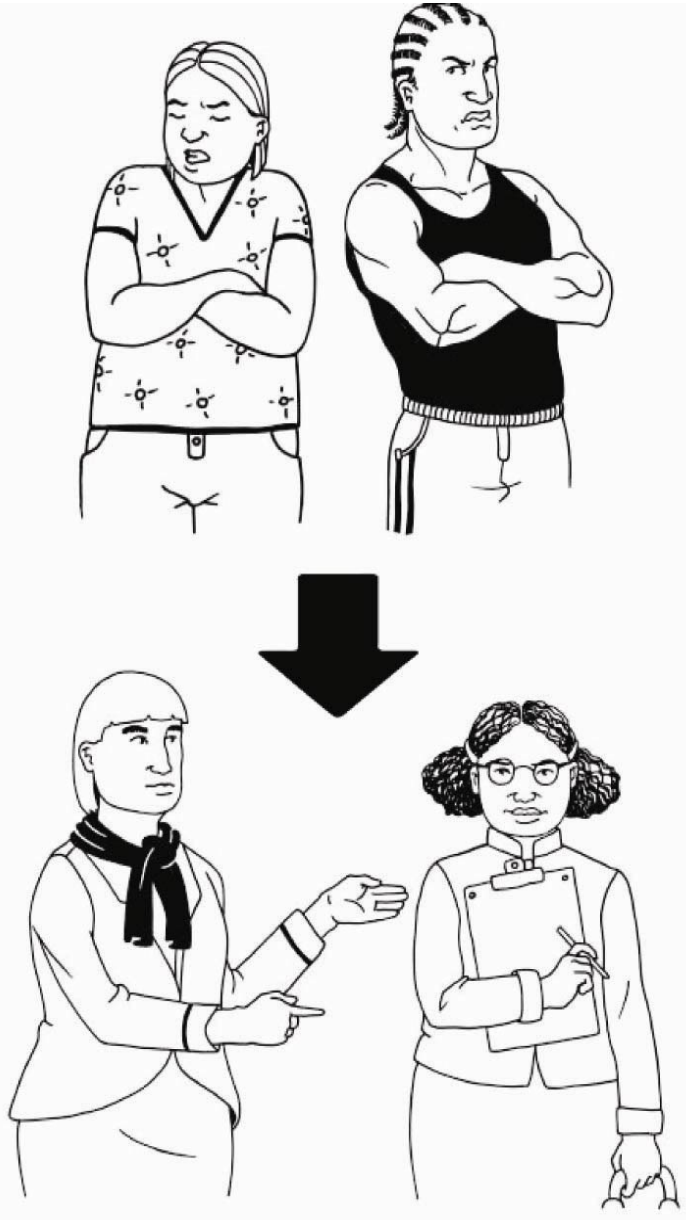

17- (CAFCASS Officer) ماں سے اور باپ سے ملنے کے لیے آئے گا۔ وہ چاہیں گے کہ بچوں سے ملیں ان کے ماں کے ساتھ اور ان کے باپ کے ساتھ۔

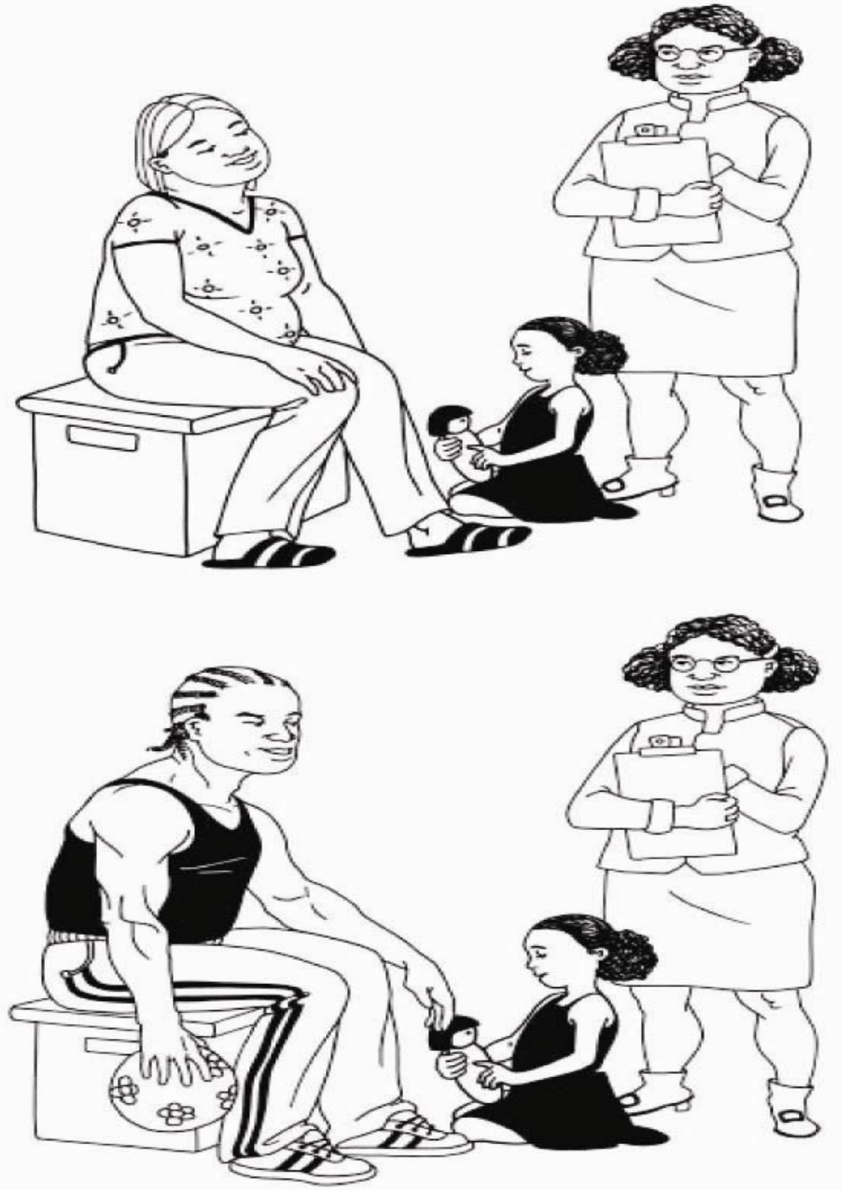

18-   وہ اس سکول یا نرسری کے رابطہ میں رہیں گے جس میں‌بچے جاتے ہیں اور وہ کسی سے بھی اس ضمن میں بات کر سکتے ہیں مثلاً ہیلتھ وزیٹر۔ (CAFCASS Officer) کنبے کے دوسرے ارکان سے بھی بات کر سکتا ہے جیسے ننھیالی یا ددھیالی رشتے دار۔

19- (CAFCASS Officer) پھر رپورٹ لکھے گا۔ یہ رپورٹ جج کو بتائے گی جو (CAFCASS Officer) اس مسئلے کے حل کے لیے سوچتا ہے، اور ماں اور باپ کو بچوں کے انتظامات کے حوالے سے جن مسائل کا سامنا ہے۔

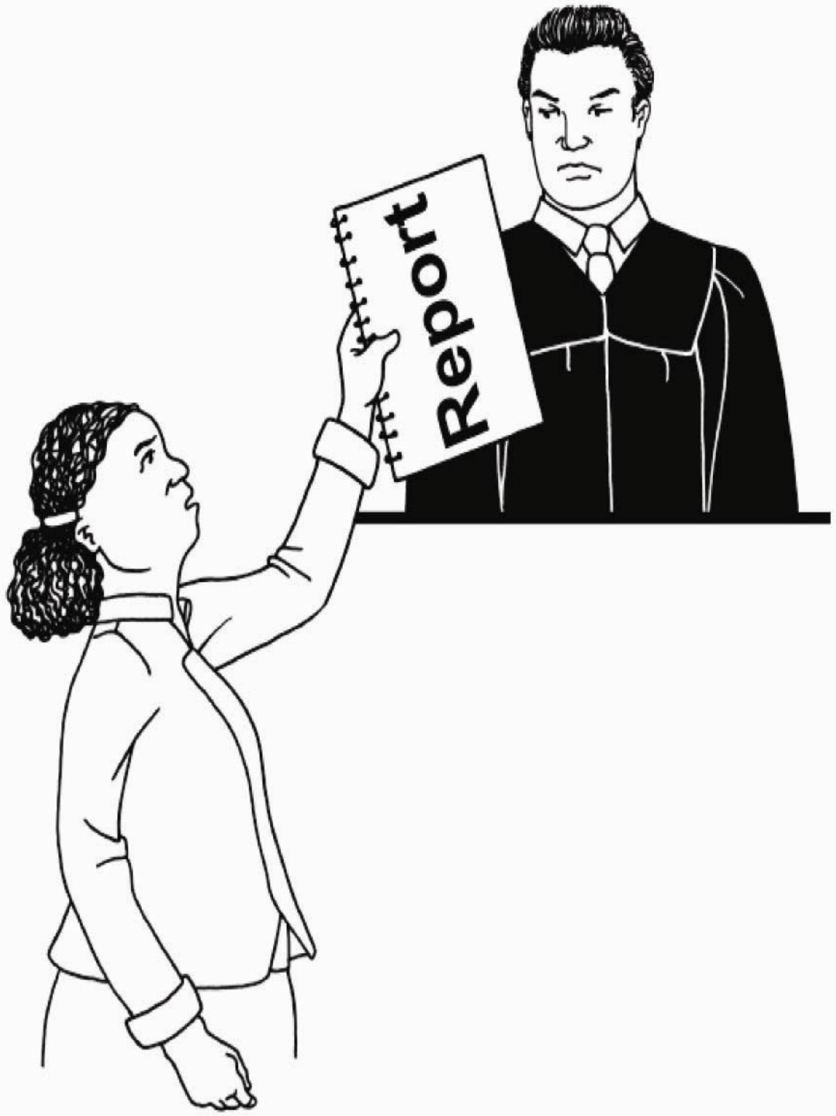

20-   اس رپورٹ کی تیاری میں 14ہفتے لگ سکتے ہیں۔ رپورٹ کی تیاری کے بعد ماں اور باپ اپنے وکیلوں کے ساتھ دوبارہ عدالت میںجائیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ اب اپنے بچوں کی بہتری کے لیے کوئی سمجھوتہ طے کر سکتے ہیں یا نہیں۔

21-   عدالت جانے سے پہلے والدین میں سے ہر ایک کو موقع ملے گا کہ وہ اپنے وکیل کے ساتھ رپورٹ پڑھ سکیں اور سمجھ سکیں جو رپورٹ کہتی ہے اور جو یہ تجویز دیتی ہے کہ مزید کیا کچھ کیا جانا چاہیے۔

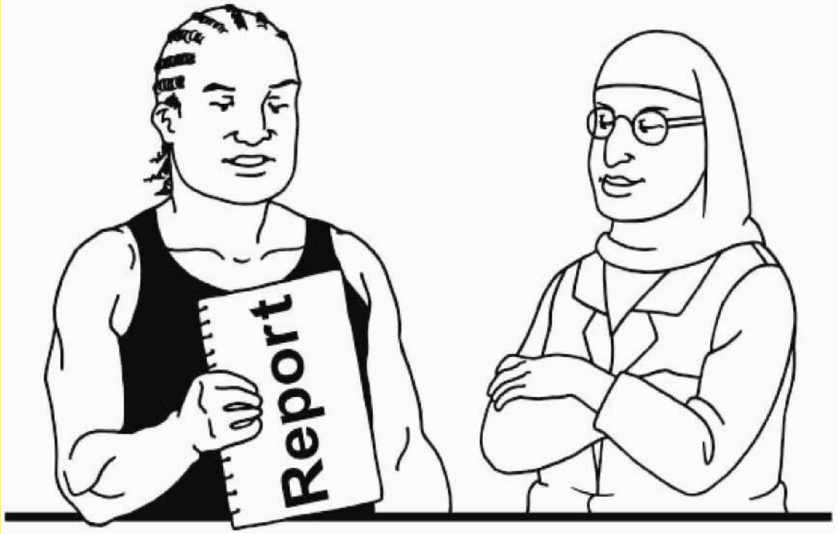

22. اگر ماں اور باپ اس بات پر متفق ہو تے ہیں کہ بچوں کے لیے کیا انتظامات ہونے چاہیئیں مثلاً انہیں کہاں رہنا چاہیے اور کس طرح ماں باپ میں سے کسی دوسرے سے ملاقات کریں گے، تب جج اس قابل ہوگا کہ وہ حکمنامہ جاری کرے۔

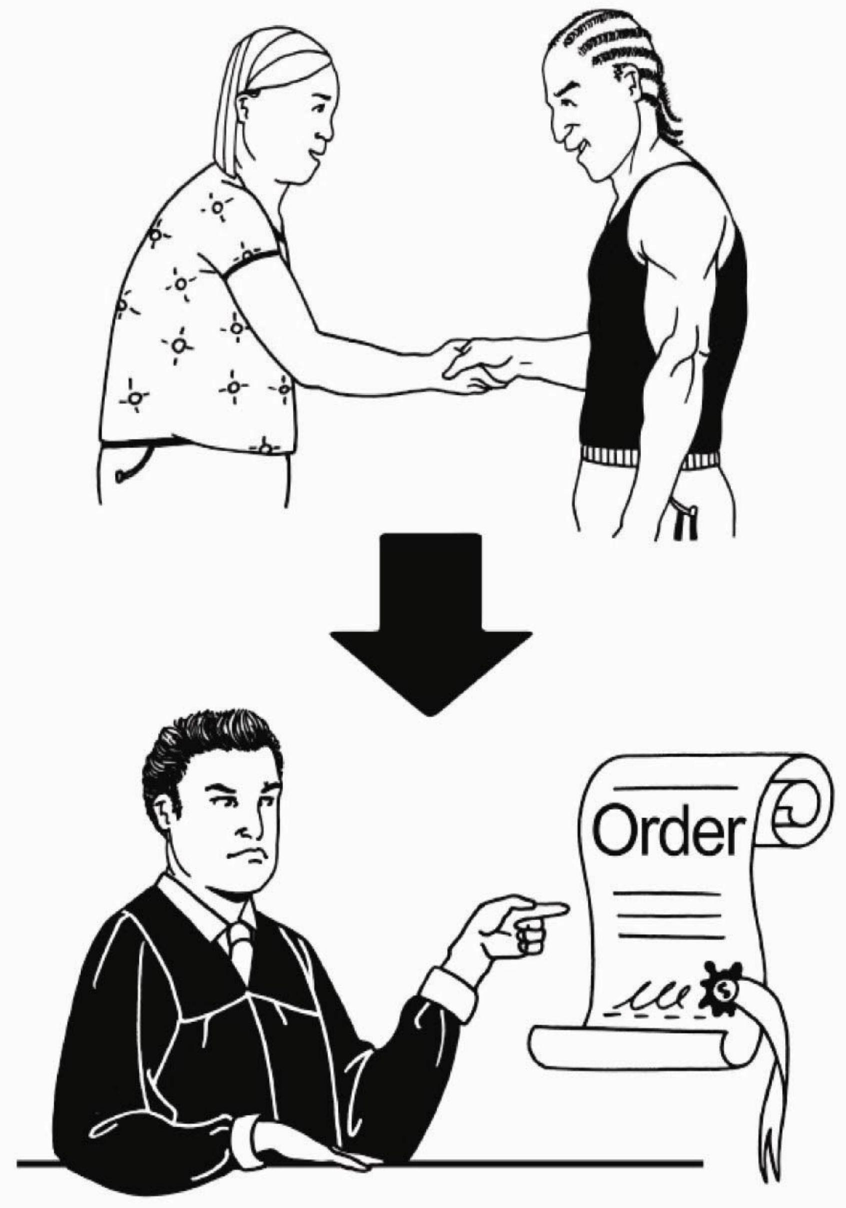

23۔ اگر ابھی تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا تو عدالت اگلے اقدامات اٹھائے گا یعنی ماں اور باپ کے موقف کی سماعت کرے گی اور (CAFCASS Officer) جو حتمی فیصلے کے لیے جج کا مددگار ہوگا ،کے بیان کو مدنظر رکھے گی۔ ماں اور باپ میں سے ہر ایک کو اپنے وکیل کی مدد کرنا ہوگی کہ وہ اپنے بیان میں اُن کا نقطہ نظر جج کے سامنے واضح طور پر پیش کر سکے۔ یہ آپ کے پاس وہ موقع ہے جس کے تحت آپ وہ سب کچھ کہہ سکتے ہیں جو آپ چاہتے ہیں کہ یہ سب کچھ جج کے علم میں ہو۔ اس بیان میں وہ سب کچھ تحریر کیا جائے گا جو ماضی میں وقوع پذیر ہو چکا ہو اور جو آپ مستقبل میںچاہتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو آپ بیان میں تحریر کریں گے، وہ سچ پر مبنی ہونی چاہیے۔

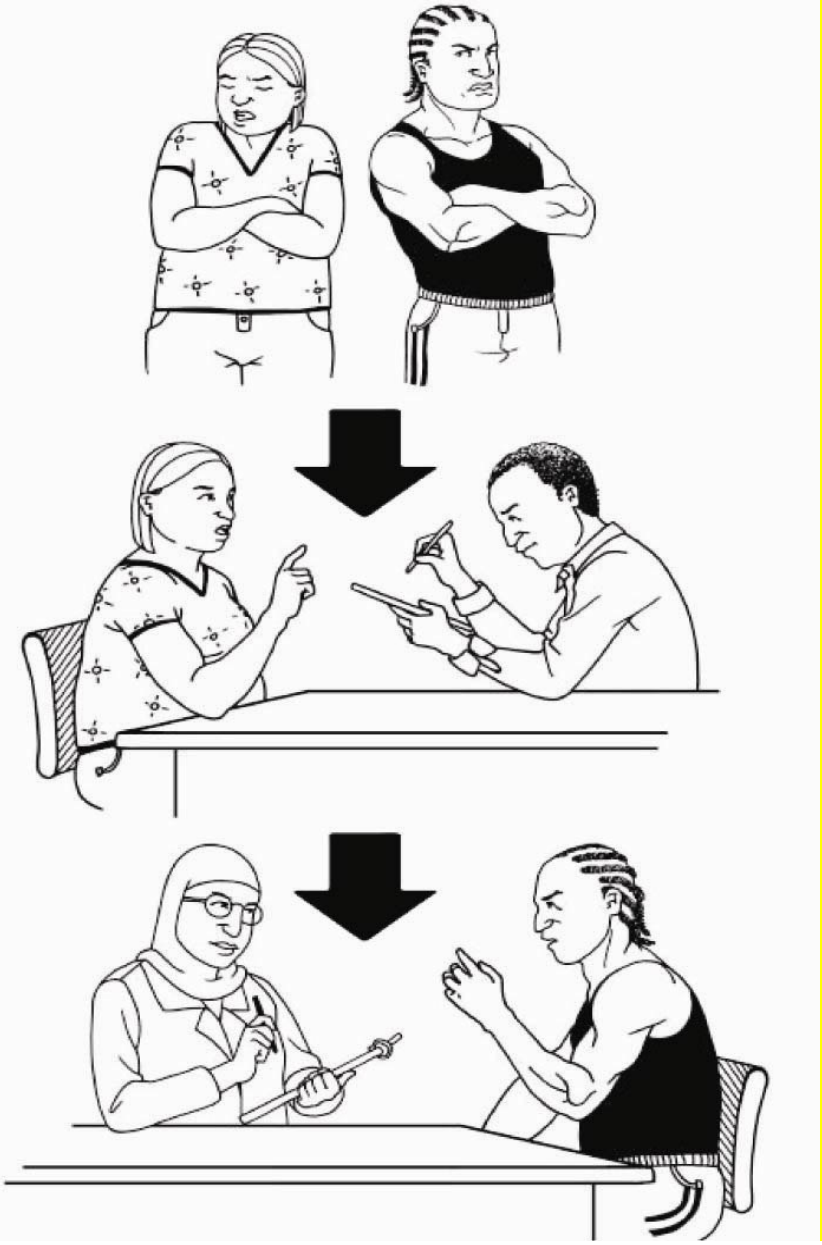

24۔ جب بیانات مکمل ہو جاتے ہیں تووہ عدالت میں بھیج دیئے جاتے ہیں اور دوسرے وکیل کو بھی بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح ماں اور باپ (اور جج) دیکھتے ہیں کہ ماں اور باپ میں سے ہر ایک جو کچھ کہتا/کہتی ہے، اس میں کوئی چیز خفیہ تو نہیں رکھی گئی۔

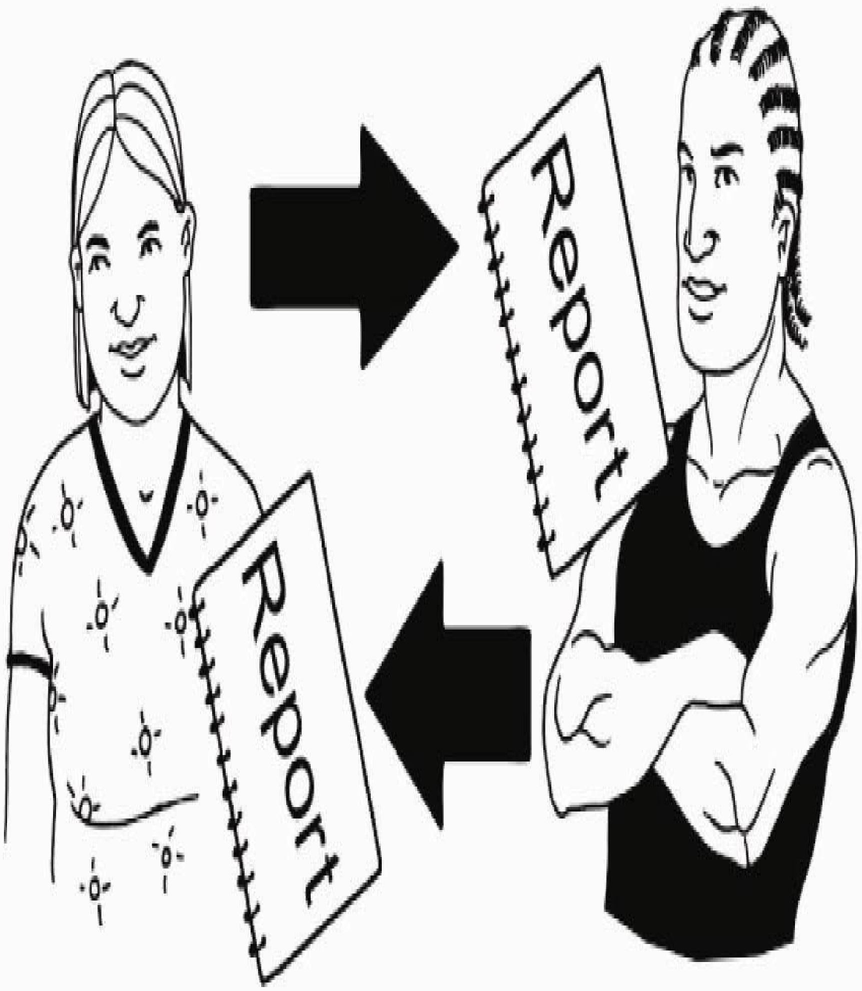

25- ماں اور باپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں، اس کے حوالے سے جج مقدمے کی سماعت کے لیے ایک تاریخ مقرر کرے گا ۔ ماں، باپ اور (**CAFCASS Officer**)اور کوئی دوسرا شخص جس کو ماں یا باپ سمجھتے ہیں کہ سامنے ان تمام حقائق کو پیش کرنے میں مدد کرسکتا ہے، جو کچھ وہ چاہتے ہیں کہ جج کے سامنے پیش کیا جائے، ان تمام افراد کے نقطہ ہائے نظر کی سماعت کے لیے مقررہ دن جج کے لیے طویل ہو سکتا ہے۔

26- دوسرے آدمی اس مقدمے کے گواہ کہلاتے ہیں۔ اس صورت میں گواہوں کی مدد لیں اگر وہ آپ کی مدد کر سکیں اور وہ چیزیں بیان کر سکتے ہوں جو آپ بیان نہیں کر سکتے۔ آپ کسی بیرسٹر**Barrister** کی مدد بھی لے سکتے ہیںجو اس بات کو یقینی بنائے گاکہ کیا جج نے ہر اس پہلو کی سماعت کر لی ہے جو آپ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ بیرسٹر ایک وکیل ہوتا ہے جو عدالت جاتا ہے۔

27- جب جج تمام شہادتوں کی سماعت کر لیتا ہے تو ایک فیصلہ سناتاہے . جج ایک فیصلہ دے گا اور غالباً ایک آرڈر جاری کرے گا۔

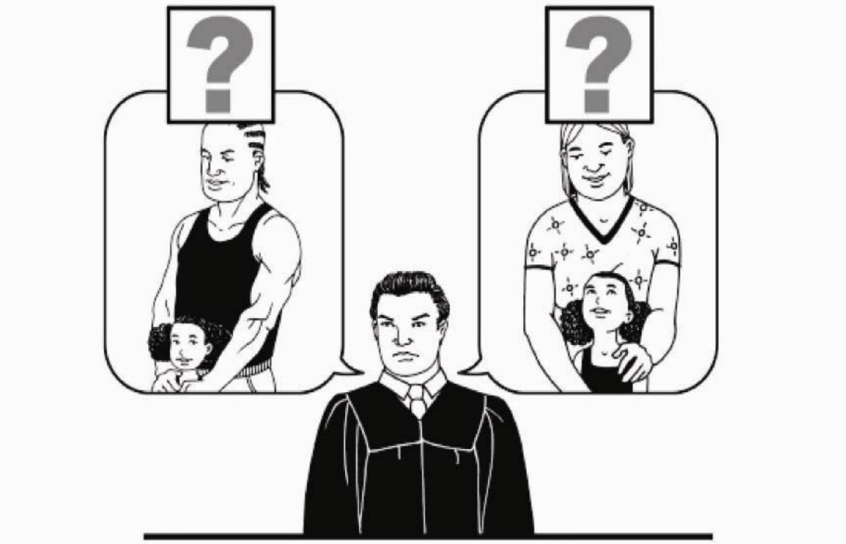

28- جج تحریری طورپر فیصلہ دیتاہے تاکہ والدین بعد میں اس کو اپنے وکیل اور معاون کی مدد سے پڑھ سکیں۔

29. یہ حکمنامہ اس مسئلے پر جو والدین کو بچوں کی بہتری کے لیے درپیش تھا، جج کی طرف سے جواب پر مشتمل ہوگا اور اس حکمنامے کو تسلیم کیاجائے گی اور آپ کو وہی کرنا چاہیے جو حکمنامہ میں کہا گیا ہے.

30. اگروکیل سمجھتا ہے کہ جج نے غلط فیصلہ سنایا ہے اور قانون کا صحیح استعمال نہیں کیا گیا تو وہ آپ کو فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کا مشورہ دے سکتا ہے. بہت ہی کم فیصلوں کے خلاف اپیل دائرکی جاتی ہے . جج اکثر غلط فیصلہ نہیں دیتے . ہو سکتا ہے کہ آپ جج کے فیصلہ کو پسند نہ کریں لیکن اس سے جج کا فیصلہ غلط نہیں ہو جاتا.

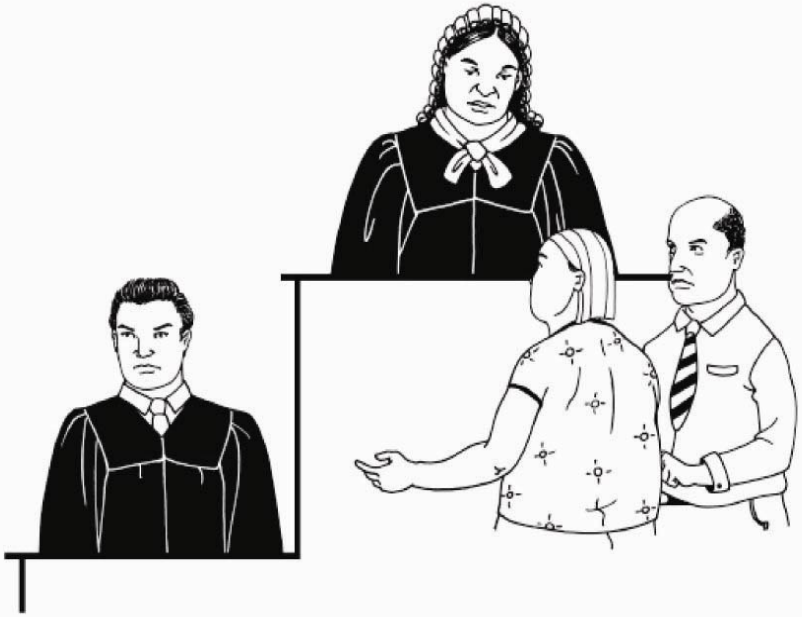

31. اب ماں اور باپ پر منحصر ہے کہ وہ ان انتظامات پر عملدرآمد کرائیں۔ اگر انتظامات پر صحیح عملدرآمدہوگا تو ہر شخص خصوصاً بچے خوش ہوں گے۔

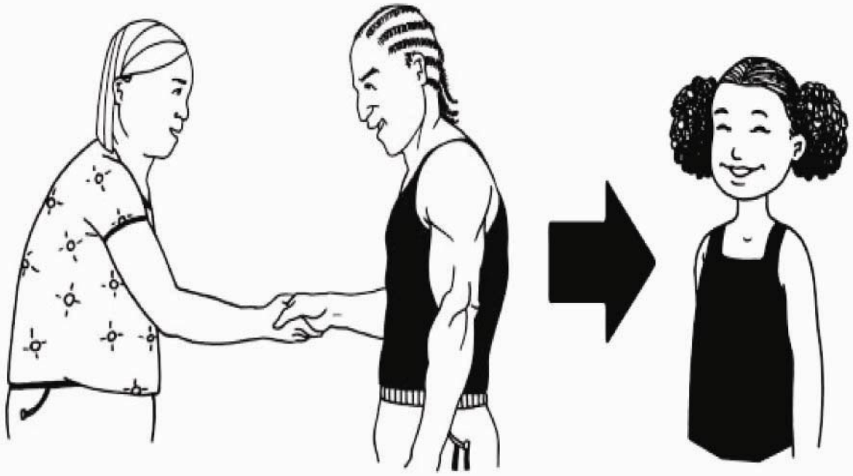

32. اگر انتظامات پر عملدرآمد اچھے طریقے سے نہیں ہو رہا ہو تو ماں یا باپ کسی مزید مدد کے لیے عدالت سے رجوع کرسکتے ہیں۔

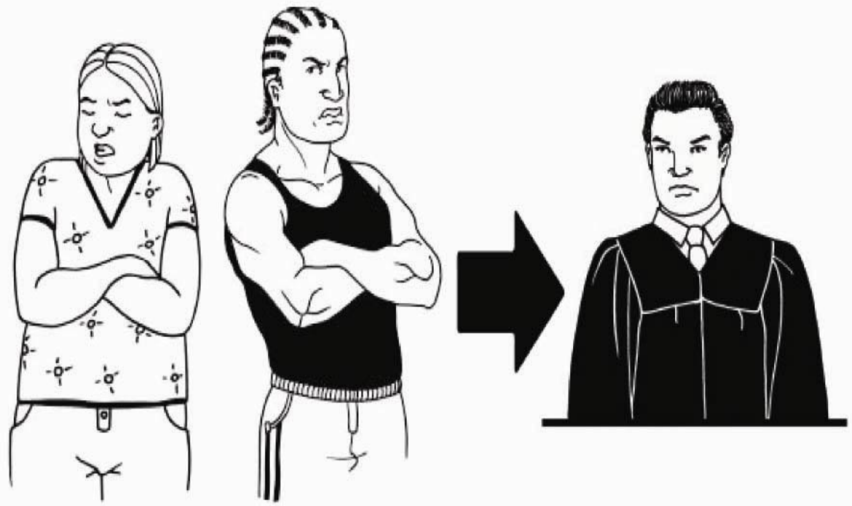

33. جج یہ نہیں چاہتا کہ میاں بیوی عدالت کے چکر لگاتے رہیں لیکن جج کو یہ احساس ہو سکتا ہے کہ یہ بہتر ہوگا کہ وہ فیملی کو چند ہفتوں یا مہینوں کے بعد دیکھتا رہے کہ آیا ہرچیز صحیح کام کر رہی ہے۔

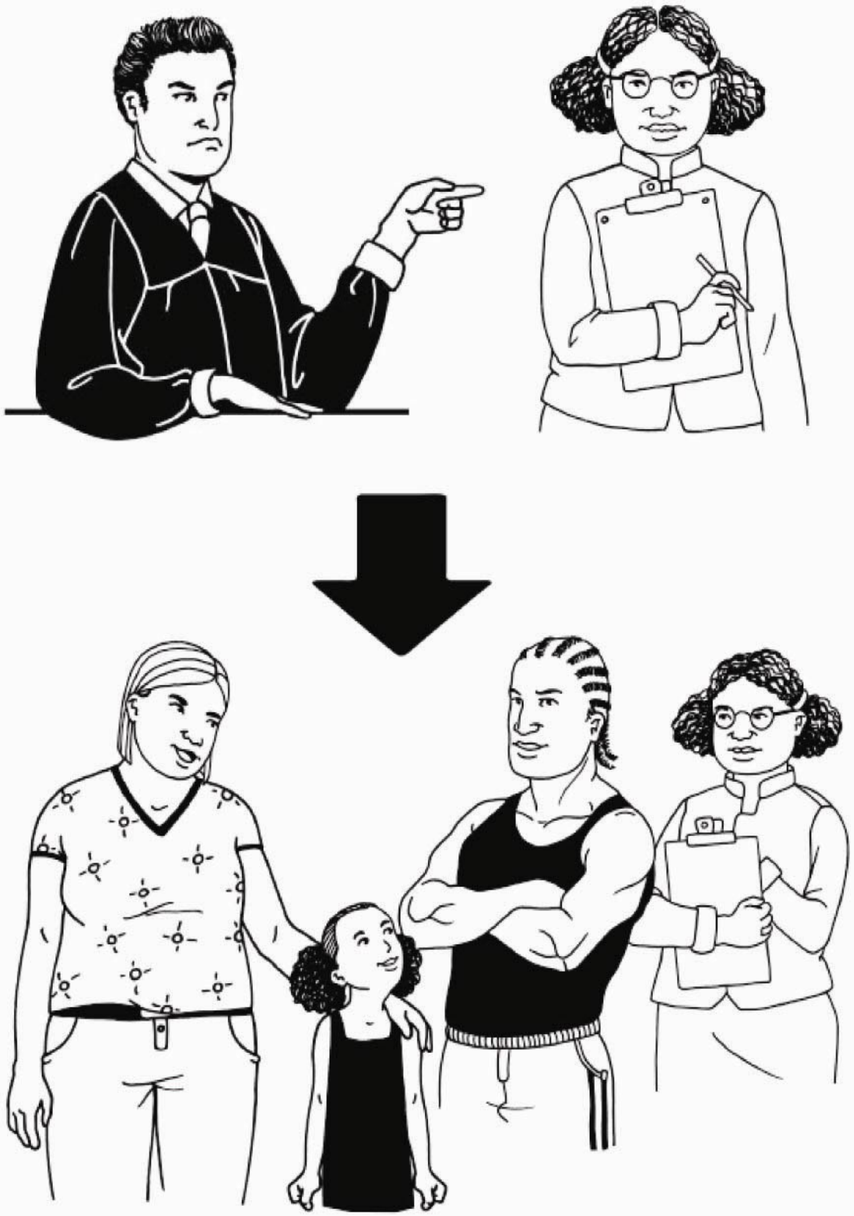

34. اگر انتظامات پر عملدرآمد صحیح نہیں ہو رہا ہو تو عدالت فیصلے پر نظرثانی کرے گی اور CAFCASS (Officer)ایک دوسری مختصر رپورٹ پیش کرے گا جس میں یہ بتائے گا کہ کیا ہوتا رہا ہے ۔ عام طور پریہ جج وہی شخص ہوگا جس نے فیصلہ کیا تھا۔

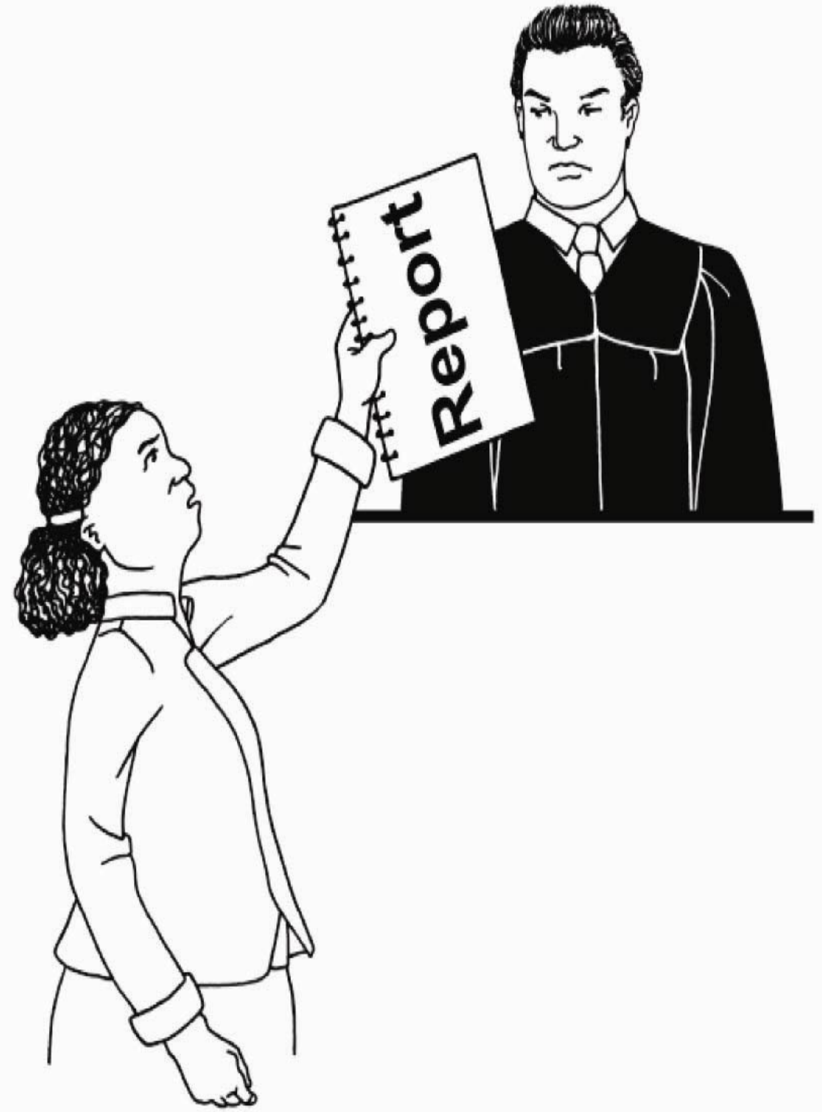

35. وہ کیا چیزیں ہیں جو فیصلہ کرنے میں جج کی مدد کرتی ہیں؟ بعض سوالات ایسے ہوتے ہیں جو جج کو پوچھنے چاہیئیں اور فیصلہ کرتے وقت ان کا خیال رکھنا چاہیے۔

- جج کو ہمیشہ وہی کرنا چاہیے جو بچوں کے لیے بہتر ہو۔

- جج کو یہ چیز بھی پیش نظر رکھنی چاہیے کہ بچے کیا کہنا چاہ رہے ہیں لیکن اس کا انحصار بچوں کی عمر اور سمجھ بوجھ پر ہوتا ہے۔ جج ان کے بارے میں (CAFCASS Officer)سے سنتا ہے اور وہ بچوں سے بذات خود نہیں ملتا۔

- جج کو بچوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھنا چاہیے یعنی وہ توجہ جو ان کی ضرورت ہے اور وہ تعلیم جن کی انہیں ضرورت ہے اور ان کی جذباتی ضروریات۔

- جج کو ہر طرح کا اثر بھی پیش نظر رکھنا چاہیے جو بچے کی زندگی میں تبدیلی کے باعث پیش آ سکتا ہے۔ یہ تبدیلی بچوں کے لیے پریشان کن بھی ہو سکتی ہےخاص طور پر جب بچے پریشان ہوتے ہیں کہ اُن کی امی اور ابو ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

- جج کو اپنے آپ سے یہ سوال بھی پوچھنا چاہیے کہ ماں اور باپ میں‌سے ہر ایک کس قدر بچوں کی نگہداشت کر سکتا ہے۔

- جج کو یہ فیصلہ بھی کرنا چاہیے کہ آیا بچے کسی تکلیف میں مبتلا تو نہیں ہو رہے ہیں اور تکلیف کا سبب کون ہے۔

- جج کو ہر وہ چیز پیش نظر رکھنی چاہیے جو (CAFCASS Officer) یا والدین میں‌سے کسی ایک نے کہی ہو۔

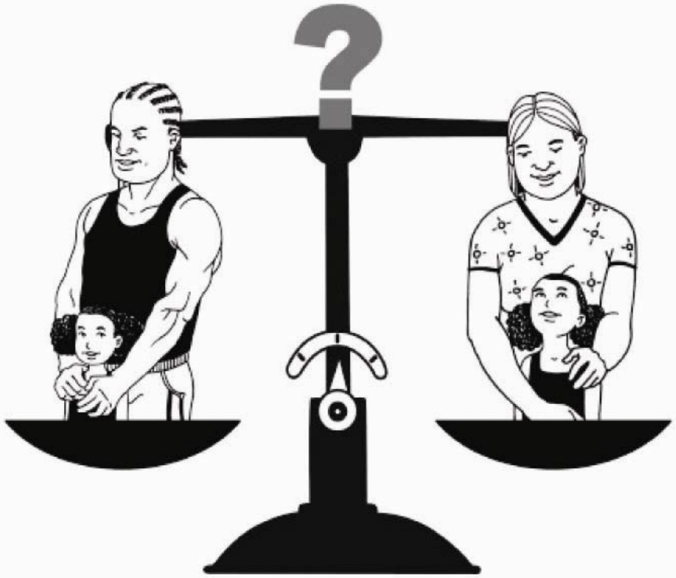

36- اگر والدین عدالت میں آخری مرحلے پر کوئی سمجھوتہ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو جج کو فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور جج یہی چاہتا ہے ۔ جج لوگوں کی زندگیوں میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا، اگر وہ خود بخود کوئی سمجھوتہ کرسکتے ہوں ۔

37. ہمیشہ عدالت میں پیشی کے دن آخر میں اپنے وکیل سے بات کرنی چاہیے تاکہ آپ سمجھ سکیں کہ کیا رونما ہوا ہے اور ایسا کیوں ہوا ہے؟ اس بات کو سمجھنا یقینی بنائیں کہ بچوں کی نگہداشت کے انتظامات کیا ہیں؟ ماں کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ باپ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ کیا آپ اس کی تفصیل کو جانتے ہیں کہ بچے ماں کے ساتھ کب ہوں گے اور باپ کے ساتھ کب ہوں گے؟

اس نمونے پر سختی سے عمل کریں تاکہ ہر شخص جان لے جو کچھ ہو رہا ہے۔ بچے زیادہ خوش ہوتے ہیں جب وہ یہ جانتے ہوں کہ جو کچھ ہو رہا ہو۔ سالگرہ یا کرسمس جیسے خاص دنوں کو مت بھولیں۔ انتظامات کے حوالے سے بحث وتکرار کر کے بچوں کے یہ دن خراب نہ کریں۔ اب ان کو ترتیب دے دیں۔

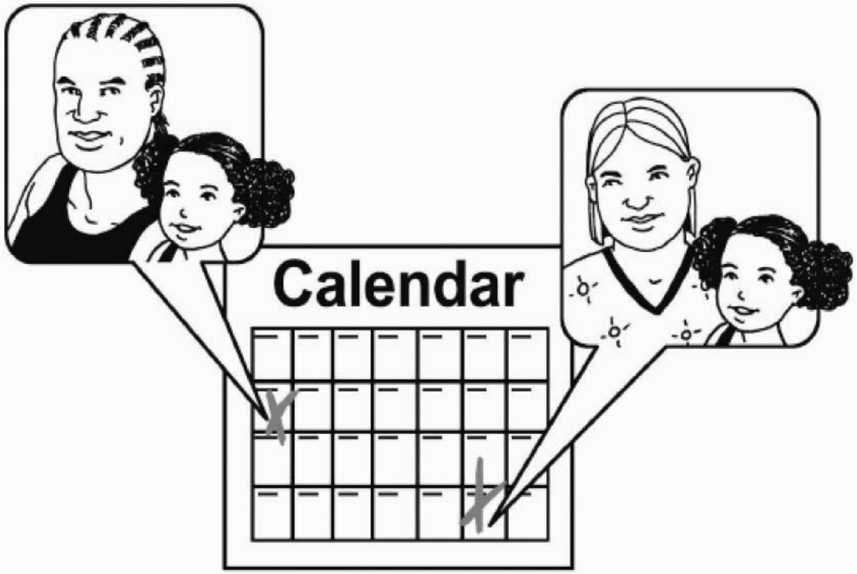

38. بعد ازاں یہ ماں اور باپ پر منحصر ہے کہ وہ انتظامات کے امور سرانجام دیں۔ یہ مت بھولیں کہ اگر مستقبل میں معاملات بگڑیں تو کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کی مدد کرسکتے ہیں۔

39. اگر مسئلے کے حل کے لیے یہ بہتر ہو،آپ ہمیشہ عدالت سے دوبارہ رجوع کر سکتے ہیں۔ مدد کے لیے اپنے وکیل سے رجوع کریں۔

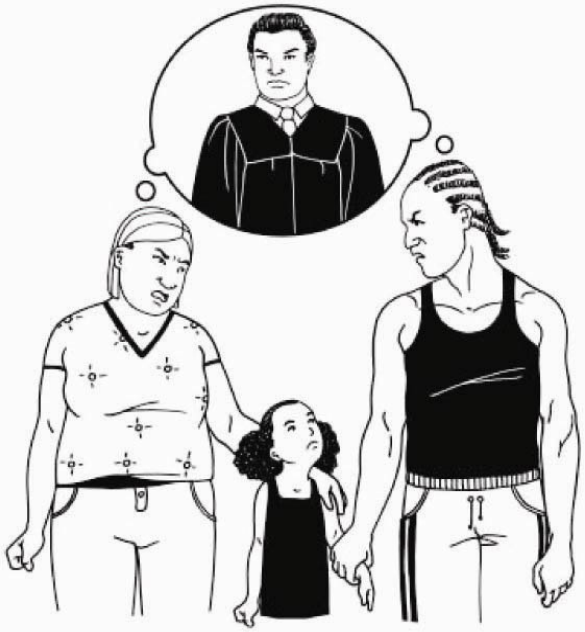

40- یہ بات پیش نظر رکھنا مت بھولیں کہ بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کے اپنے خیالات/نظریات ہوتے ہیں جن کا وہ سکول میں یا اپنے دوستوں کے ساتھ اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی اپنی سرگرمیاں ہوتی ہیں جو وہ سکول میں یا اپنے دوستوں کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ کسی کلب میں شمولیت اختیار کر تے ہیں او ر چھٹی کے دن کچھ کرسکتے ہیں ۔

ماں اور باپ اس سلسلے میں ان کی مدد کرسکتے ہیں اور بچوں کے ہمراہ ان سرگرمیوں سے لطف اندوزہوسکتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بچوں کے لیے انتظامات میں تبدیلی کرنی ہوگی۔

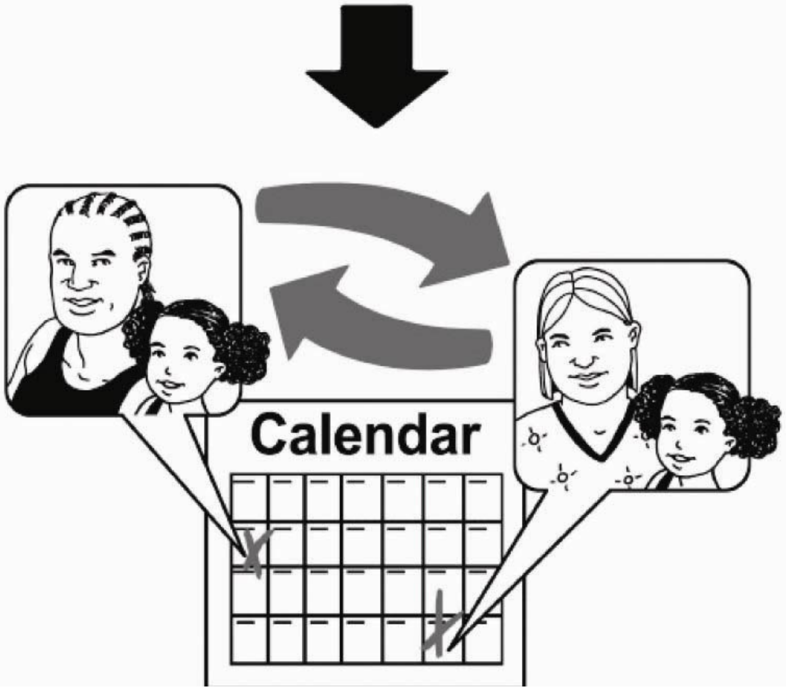

41۔ بعض اوقات بچے ماں باپ میں سے کسی ایک سے ملنانہیں چاہتے۔ اگر بچہ آپ کے ساتھ رہے تو آپ کو اس کی مدد کرنی چاہیے کہ وہ دوسرے فریق سے مل سکے۔ آپ کو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں کہ وہ نہیں ملنا چاہتے۔ آپ کو اس بارے میں دوسرے فریق کو بتانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ عدالت کی طرف مت بھاگیں۔

42. جب ایک عورت کسی بچے کی ماں ہو تو بطور ماں بچہ کی نگہداشت کی ذمہ داری اس پر ہے اور اس نے بچے کے لیے فیصلے کرنے ہیں۔ اس پر بچے کی نگہداشت کے حوالے سے وہ تمام ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جنہیں والدین کی ذمہ داریاں کہا جاتا ہے۔ اسے ہمیشہ یہ ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں کیونکہ وہ ماں ہے۔

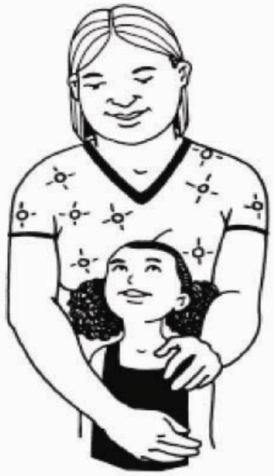

اگر باپ بچے کی پیدائش سے قبل ماں سے شادی کر لیتا ہے یا بچہ پیدا ہونے کے بعد شادی کرے،دونوں صورتوں میں باپ کو ماں کے ساتھ پدری ذمہ داریاں نبھانی ہوگی۔ اگر ماں اور باپ شادی شدہ نہ ہوں اور باپ کا نام درج ہو تو اسے ماں کی طرح ذمہ داری نبھانی ہوگی۔

ماں اور باپ عدالت کے ذریعے والدین کی ذمہ داریوں کا سمجھوتہ کر کے مشترکہ طور پر اپنی ذمہ داریاں نبھانے پر اتفاق کرسکتے ہیں۔عدالت باپ کے لیے والدین کی ذمہ داریوں کا حکمنامہ بھی جاری کر سکتی ہے اگر ماں اور باپ اس سلسلے میں متفق نہیں ہو سکتے۔

اس باپ کے لیے یہ بہت اہم ہے جو ماں سے علیحدہ ہو چکا ہو کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ بطور والد بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داری بھی رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سکول رپورٹ کی کاپی حاصل کر سکتے ہیں اور دیگر فیصلہ جات میں مثلاً تعلیم اور صحت کے حوالے سے اقدام کر سکتے ہیں۔ باپ کا وکیل ان سب امور میں مدد کر سکتا ہے۔

43۔ عدالت حکم امتناعی کے اقدامات اٹھا سکتی ہیں۔ یہ حکم نامہ ماں یا باپ کو روک سکتا ہے کہ وہ ایسے کام مثلاً بچے کا خاندانی نام دوسرے فریق کی رضامندی کے بغیر تبدیل نہیں کر سکتا۔ مزید یہ کہ یہ ماں یا باپ کو بچہ دوسرے کی اجازت کے بغیر دوسرے ملک میں نہیں لے جا سکتے۔ یہ حکمنامے اس طرح کے کاموں کوروکنے کے لیے جاری کیے جاتے ہیں۔

44. اور آخر میں،ایک عدالت حکمنامہ جاری کر سکتی ہے جنہیں کچھ کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ خصوصی حکمنامہ(specific issue order) کہلاتا ہے۔ یہ اس لیے جاری ہوتا ہے کہ باپ بچے کو چھٹی پر لے جا سکے۔ اگر ماں ایسانہیں چاہتی تو یہ حکمنامہ ہمیشہ جاری نہیں کیا جا تا ہے۔ ایک جج کویقین کر لینا چاہیے کہ جب کبھی ماں یا باپ ایسا کرنا چاہیںتو کیا وہ بچے کے لیے بہتر ہے۔

عدالت ماں یا باپ کی مدد کرنے میں کہ وہ بچے کے لیے بہتر فیصلہ کریں جب ماں اور باپ علیحدہ ہوں وہ ہمیشہ متفق ہونے کے قابل نہیں ہوتے۔

Words to Pictures

یہ کتابچہ مہیا کیا گُیاہے۔

CHANGE
tel: 0113 243 0202
minicom: 0113 243 2225
www.changepeople.co.uk

illustrations ©CHANGE 2006

یہ کتابچہ پیش کیا گیاہے۔

David Hawkins, barrister
tel: 0114 275 1223
Sarah Jane Lynch, solicitor
tel: 0114 266 6660

ویک سمتہ نے اس کتابچی کی
پرنٹنگ کی قیمت ادا کی ہے۔